Tadabbur-e-Uloom-e-Islamia
Research Journal (TUIRJ)

تدبرعلوم اسلامیہ ریسرچ جرنل

Title Detail
Urdu/Arabic

ذرائع پر مبنی فقہی اصول و قواعد اور عصرِحاضر میں ان کی تطبیقات

English

Sources based jurisprudential principles and rules and their applications in the current era

Author Detail

Muhammad Ziaullah

Lecturer in Arabic,
Department of Islamic & Arabic Studies,
Government Associate College, Bin Hafiz Ji District, Mianwali
Email: zm003533@gmail.com

Journal: Tadabbur-e-Uloom-e-Islamia Research Journal (TUIRJ)

Journal Home Page: https:// www.tadabburjournal.com

E-Mail: editor@tadabburjournal.com

Vol.No:3 Issue: 2 (July-December) 2022 Page No:13 -27

Published by: Tadabbur Research Center” Bahawalpur

ISSN Link: https://portal.issn.org/resource/ISSN/2790-8860

ISSN: 2790-8860 (Print) ISSN: 2790-8879 (Online)

OJS Link: https://ojs.tadabburjournal.com/index.php/Home

Edit with WPS Office

ذرائع پر مبنی فقہی اصول و قواعد اور عصرِحاضر میں ان کی تطبیقات

Sources based jurisprudential principles and rules and their applications in the current era

Muhammad Ziaullah
Lecturer in Arabic,
Department of Islamic & Arabic Studies,
Government Associate College, Bin Hafiz Ji District, Mianwali
Email: zm003533@gmail.com

Abstract:

Resources) Zarae (are of special importance in the methods of Ijtihad. Resources that lead to higher goals or help in achieving them are required, these resources will be utilized. In the same way, the Resources which lead to corruption, or the sayings and deeds which are intended to spread immorality, denial and sedition, are considered forbidden. Zarae is one of an effective tool for eliminating crime in Islamic law. This principle can keep away the offender from committing a crime from society because this principle not only encourages the elimination of the causes of crime and the blocking of its paths but also sets forth the rules and regulations for its prevention in precautionary arrangements.

KeyWords:. jurisprudence principles, Zarae, Applications, Current era.

تمہید:

اجتہاد کے اسالیب میں ذرائع اور وسائل کوخاص اہمیت حاصل ہے۔جو وسائل اعلی مقاصد تک پہنچاتے ہوں یا ان کے حصول میں ممد ومعاون ہوں ، وہ مطلوب ہیں ،ان ذرائع اور وسائل کواختیار کیا جائے گا۔اگر وسائل کوپیدا کرنے کی ضرورت پیش آئےتوانہیں پیدا بھی کیا جائے گاتاکہ مقاصد کاحصول آسان ہوجائے۔وسائل پیدا کرنے یااختیار کرنے کا عمل "فتح الذرائع"کہلاتا ہے۔ اسی طرح جو وسائل مفاسد تک پہنچاتےہوں یا جن اقوال وافعال سے فواحش و منکرات اور فتنہ وفساد پھیلنے کااندیشہ ہو،وہ سب ممنوع اور حرام قرار پاتے ہیں ،ان کی روک تھام ضروری ہے۔فقہاء کی اصطلاح میں ان ذرائع اور وسائل کی روک تھام "سد ذرائع" کہلاتی ہے۔بسااوقات ذرائع خود مباح ہوتے ہیں؛لیکن وہ کسی بڑی خرابی یا فساد کا سبب بنتے ہیں ،فقہاء ایسی تمام راہوں کومسدود کرتے ہیں ۔ذرائع کا زیادہ تر اطلاق ان وسائل پر ہوتا ہے جومفسد چیزوں تک پہنچاتے ہوں ۔

Edit with WPS Office

سدالذرائع کا لغوی معنی:

عربی زبان میں "سد "رکاوٹ،آڑ اور بند کرنے کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔اور"ذرائع" ذریعہ کی جمع ہے،لغت میں اس کے معنی وسیلہ کے ہیں جس سے کسی چیز تک پہنچا جاسکتا ہو۔

1. چنانچہ لسان العرب میں ہے:

"السّدُ: إغلاقُ الخَلَل[1]"

"سد لغت میں بند کرنے کو کہتے ہیں "

2. ابن فارس فرماتے ہیں :

" والسدُ: الحاجز بين الشيئين[2]"

"اور سد دوچیزوں کے درمیان آڑ اوررکاوٹ کو کہتے ہیں"

3. تاج العروس میں ہے:

"الذّرِيعَةُ، كسَفِينَةٍ: الوَسيلَةُ والسَّبَبُ إِلَى شيءٍ. يُقال: فلانٌ ذَرِيعَتِي إِليكَ، أَي سبَبِي ووُصْلَتِي[3]"

"ذریعہ سفینہ کے وزن پر ہے؛اس سے مراد کسی شئی تک پہنچنے کا وسیلہ اور سبب ہے، جیسا کہ کہا جاتاہے:فلاں میرا تم تک پہنچنے کاذریعہ ہےیعنی سبب اور ملانے کا وسیلہ ہے"

سدالذرائع کا اصطلاحی معنی:

فقہ کی اصطلاح میں سد الذرائع سے مراد ایسے جائزاموروکو منع کرناجو ناجائز امورکی طرف لے جانے والے ہوں ،مختلف اہل علم نے اس کی مختلف تعریفات ذکر کی ہیں جن میں سے چند ایک یہ ہیں :

1. علامہ شوکانی ؒ نے اصطلاحی تعریف اس طرح کی ہے:

" هِيَ المَسْأَلَةُ التِي ظَاهِرُهَا الإِبَاحَةُ، وَيُتَوَصّلُ بِهَا إِلَى فِعْلِ المَحْظُورِ[4]"

"یعنی وہ مسئلہ جوخود بذات ِ خود مباح ہو؛لیکن وہ ایک ممنوع کام کی طرف لے جائے"

2. علامہ شاطبیؒ یوں رقمطراز ہیں :

" حَقِيقَتُهَاالتَّوَسُّلُ بِمَا هُوَ مَصْلَحَةٌ إِلَى مَفْسَدَةٍ[5]"

"سد ذریعہ کی حقیقت یہ ہے کہ جو خودتو ٹھیک ہولیکن فساد کاموجب بنے"

3. ممتاز عالم دین ابن تیمیہ ؒ فرماتے ہیں:

" الذَّرِيعَةُ الفِعْلُ الذِي ظَاهِرُهُ أَنّهُ مُبَاحٌ وَهُوَ وَسِيلَةٌ إِلَى فِعْلِ المُحَرّمِ[6]"

"ممنوع ذریعہ سے مراد وہ فعل ہے جوبظاہرتومباح ہولیکن حرام کا وسیلہ بنے"

---

1 ابن منظور ،محمد بن مکرم،لسان العرب ،بذيل ماده (س د د) ،دار صادر،بيروت،١۴١۴ھ،٣ /٢٠٧

2 القزوينی،أحمد بن فارس،مجمل اللغة لابن فارس(كتاب السين،باب السين وما بعدها في المضاعف والمطابق) ،مؤسسة الرسالة ، بيروت،١٩٨۶ء،۴۵٧/١

3 الزّبيدي،محمّد بن محمّد،تاج العروس من جواهر القاموس ،فصل الدّال ،بذيل ماده(ذرع)،دار الهداية،بدون تاريخ،١٢/٢١

4 الشوكانی، محمد بن علي، إرشاد الفحول إلي تحقيق الحق من علم الأصول، دار الكتاب العربي،١٩٩٩ء،١٩٣/٢

5 الشاطبی،إبراهيم بن موسى،الموافقات في أصول الفقہ،دار ابن عفان،١٩٩٩ء،١٨٣/۵

6 ابن تیمیہ، أحمد بن عبد الحليم، الفتاوى الكبرى لابن تيمية، دار الكتب العلمية،١٩٨٧ء،١٧٢/۶

Edit with WPS Office

مذکورہ بالا تمام تعریفات کامقصدایک ہی ہےیعنی ہر وہ کام جو فی نفسہ جائز ہو؛لیکن وہ حرام کی طرف لے جانے والا ہو،وہ سد ذرائع کے زمرے میں آئے گا۔

اقسامِ ذرائع:

ذریعہ کے اختیار اور انسداد کا معاملہ اس پر منحصر ہے کہ اس کا نتیجہ کس نوعیت کا ہے؟مصلحت ومنفعت کا ہے یا مفسدہ و نقصان کا ہے؛ لہٰذا ذریعہ کبھی جائز ہوتا ہےجیسے پاکیزہ چیزوں سے انتفاع کے لیے کسب ِ حلال ،اور بھوک سے بچنے کے لیے کھاناپینا،اور کبھی ذریعہ ضروری اور واجب ہوتاہےجیسے نماز کے لیے وضو،اور کبھی حرام ہوتا ہےجیسے بغیر کسی شدید ضرورت کےاہل وعیال پر خرچ کرنے کے لیےچوری کا ارتکاب کرنا۔

نتائج کے اعتبار سے ذرائع کی جو اقسام علامہ ابن قیم ؒ نے بیان کی ہیں ،اس کی روشنی میں چار اقسام قابل ذکر ہیں :

1. أَنْ يَكُونَ وَضْعُهُ لِلْإِفْضَاءِ إلَيْهَا كَشُرْبِ الْمُسْكِرِ الْمُفْضِي إلَى مَفْسَدَةِ السُّكْرِ

"وہ ذریعہ جس کی وضع ہی فساد تک پہنچنے کے لیے ہوجیسے نشہ آور چیز کا استعمال جو نشہ کے فساد تک پہنچانے کا وسیلہ ہے"

2. أَنْ تَكُونَ مَوْضُوعَةً لِلْإِفْضَاءِ إلَى أَمْرٍ جَائِزٍ أَوْ مُسْتَحَبٍّ، فَيُتَّخَذَ وَسِيلَةً إلَى الْمُحَرَّمِ كَمَنْ يَعْقِدُ الْبَيْعَ قَاصِدًا بِهِ الرِّبَا

"وہ ذریعہ جس کی وضع بنیادی طور پرکسی جائز یا مستحب امر کے لیے ہو؛لیکن اسے فساد تک پہنچنے کا وسیلہ بنایا جائے،جیسےسودی معاملہ کے لیے خرید وفروخت کرنا"

3. وَسِيلَةٌ مَوْضُوعَةٌ لِلْمُبَاحِ لَمْ يُقْصَدْ بِهَا التَّوَسُّلُ إلَى الْمَفْسَدَةِ لَكِنَّهَا مُفْضِيَةٌ إلَيْهَا غَالِبًا وَمَفْسَدَتُهَا أَرْجَحُ مِنْ مَصْلَحَتِهَا

"ایسا ذریعہ جس کی وضع مباح کے لیے ہواس سے فساد تک پہنچنا مقصود نہ ہو؛لیکن عام طور پر اس تک پہنچ جاتا ہے،لہذا جانب مفسدہ کو جانب مصلحت پرترجیح ہوگی،جیسے قبرستان میں نماز پڑھنا "

4. وَسِيلَةٌ مَوْضُوعَةٌ لِلْمُبَاحِ وَقَدْ تُفْضِي إلَى الْمَفْسَدَةِ وَمَصْلَحَتُهَا أَرْجَحُ مِنْ مَفْسَدَتِهَا،مِثَالُ ذٰلِكَ النَّظَرُ إلَى الْمَخْطُوبَةِ[7]

"ایسا وسیلہ جس کی وضع امرمباح کے لیے ہو؛لیکن کبھی فساد تک بھی پہنچا دیتا ہےاس صورت میں مصلحت کومفسدہ پر ترجیح ہوگی،جیسے اپنی منگیتر کو دیکھنا"

سدالذرائع اور مقاصد شریعت:

انسان کوجن امور کا شرعاً مکلف بنایا گیا ہے،ان میں سے بعض کاتعلق مقاصد سے ہے اور بعض کاذرائع اوروسائل سے،مقاصد کامطلب یہ ہے کہ وہ خود مصالح یا مفاسد پر مبنی ہوں یعنی ان کی ذات میں مصالح یا مفاسد ہوں وہ کسی غیر کا نتیجہ نہ ہوں ۔اور وسائل سے مراد یہ ہے کہ وہ مقاصد تک رسائی اور پہنچنے کا ذریعہ بنیں اور شرعاً یہ ذرائع تحلیل وتحریم میں

---

7 ابن قیم، محمد بن أبي بکر، إعلام الموقعین عن رب العالمین، دار الکتب العلمیة ، بیروت،۱۹۹۱ء،۱۰۹/۳

Edit with WPS Office

اپنے مقاصدکے تابع ہوتے ہیں اور حکم کے اعتبار سے ان کا درجہ مقاصد سے کم تر ہوتا ہے۔چنانچہ علامہ قرافی مالکی ؒ فرماتے ہیں :

”وَكذَا كوْنُ الْوَسِيلَةِ إلَى أَفْضَلِ الْمَقَاصِدِ أَفْضَلَ الْوَسَائِلِ وَإِلَى أَقْبَحِ الْمَقَاصِدِ أَقْبَحَ الْوَسَائِلِ وَإِلَى مَا يَتَوَسّطُ مُتَوَسِّطَةً [8]“

”یعنی مقاصد اگر اعلی درجہ کے ہوں تووسائل کاحکم بھی اعلی ہوگا، اور اگر مقاصد غلط ہوں تووسائل کاحکم بھی غلط ہوگا،اور اگر مقاصددرمیانی درجہ کے ہوں تووسائل بھی مقاصد کی طرح متوسط ہوں ہوں گے“

مقاصدشریعت کے تین بنیادی مدارج ہیں :

1. ضروریات
2. حاجیات
3. تحسینیات

دوسراا ور تیسرادرجہ مقاصدِ ضروریہ کی تحصیل اور کیفیت تکمیل سے متعلق وسائل وذرائع کی حیثیت رکھتے ہیں۔مصالح شریعت کی تکمیل اور رعایت کے لیےذرائع اور وسائل اختیار کرنے پڑتے ہیں ۔ان وسائل کووہی حیثیت حاصل ہوتی ہے جو مقاصد کوہوتی ہے؛اس لیے اصول فقہ کی کتا بوں میں لکھا ہے:

”لِلْوَسَائِلِ حُكْمُ الْمَقَاصِدِ[9]“

”وسائل کے لیے وہی حکم ہے جو مقاصد کا ہے“

❶چنانچہ زنا حرام ہےتو دواعئ زنا بھی حرام ہیں ۔اسی طرح غیر محرم عورت کی طرف دیکھنا بھی حرا م ہے۔اسی طرح فحش لٹریچر کی اشاعت اور عورت کا زیب وزینت کر کے کھلے عام مردوں میں جانا بھی حرام ہے۔اور اجنبیہ سے خلوت میں ملنا بھی حرام ہے؛کیونکہ یہ ملاقات کسی حرام فعل کاذریعہ بن سکتی ہے۔

❷اسی لیے جب شراب حرام کی گئی تواس پر بس نہیں کیا گیا؛بلکہ اس کی بیع وشراء کو بھی حرام قرار دیا گیا؛کیوں کہ یہ شرب خمر کا ذریعہ بن سکتی ہے۔اور اس کا ایک گھونٹ بھی حرام ہے؛کیونکہ ایک گھونٹ پینا اتنی مقدار میں شرب خمر کا ذریعہ نہ بن جائے جونشہ لاتی ہے۔

❸اسی طرح جب شرک کوظلم عظیم اوراس کی عدم معافی کااعلان کیا گیاتو ان تمام ذرائع کوبھی حرام کیا گیاجو اس کو شرک تک پہنچانے والے تھے،مثلاً تصویر کشی ،اسی طرح طلوع وغروب ِآفتاب کے وقت نماز پڑھنے سے منع کیا گیاتاکہ پرستش آفتاب کاشبہ نہ ہو۔

❹حج فرض ہےتو سعی الحج اور دیگر مناسک ِحج کی ادائیگی کے لیے سعی بھی فرض ہے۔اسی طرح نمازجمعہ فر ض ہےتو اس کے لیے سعی بھی فرض ہے،اور اس کے لیے خرید وفروخت کوترک کرنا بھی فرض ہے۔

---

8 القرافی، أحمد بن إدريس، أنوار البروق في أنواء الفروق، عالم الكتب، بدون طبعة وبدون تاريخ،۴۴/۲

9 إعلام الموقعين عن رب العالمين،۱۰۸/۳

Edit with WPS Office

الغرض جو مقصد کی نوعیت ہوگی وہی وسیلہ کی ہوگی ۔

کتاب اللہ میں سدالذرائع کے نظائر:

سد الذرائع کے نظائر خود کتاب اللہ میں بھی ہیں،جن میں سے دومثالیں مندرجہ ذیل ہیں :

1. ارشاد باری تعالیٰ ہے:

{ وَلَا تَسُبُّوا الَّذِينَ يَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ فَيَسُبُّوا اللَّهَ عَدْوًا بِغَيْرِ عِلْمٍ [10]}

”اور برا بھلا مت کہوان کو جن کی یہ لوگ خدا کو چھوڑ کر عبادت کرتےہیں(یعنی ان کے معبودوں کو)کیوں کہ پھر وہ ازراہ جہل حد سے گزرکر اللہ تعالی کی شان میں گستاخی کریں گے“

آیتِ بالا میں اللہ جل شانہ نےمشرکین کے معبودوں کوبرابھلا کہنے سےمنع کیا ہے؛کیوں کہ یہ عمل خود اللہ کوبرا کہنے کا باعث اور ذریعہ بن سکتا ہے۔اس آیت میں ایک مباح اورجائز عمل سےروکا گیا ہےکیوں کہ یہ عمل ایک حرام فعل(معبود ِ حقیقی کو برا کہنے) کو مستلزم تھا،یہی سد ذریعہ ہے۔

2. نیزفرمان ِالٰہی ہے:

{يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقُولُوا رَاعِنَا وَقُولُوا انْظُرْنَا وَاسْمَعُوا[11]}

”ائے ایمان والو!تم لفظ ”راعنا “مت کہا کرواور ”انظرنا “کہا کرو“

درج بالا آیت میں صحابہ کرام ؓکو راعنا کہنے سے منع کیا گیا ہےجس کا مطلب ہے ؛ ہماری رعایت کیجیے؛لیکن اس لفظ سے منافقین اور یہود کا مقصد آپﷺ کی اہانت ہوا کرتی تھی؛لہٰذا اس آیت کے ذریعہ لفظ راعنا کے استعمال سےخود صحابہ کرام ؓکو بھی روک دیا گیا اور اس کا متبادل اور ہم معنی لفظ ”انظرنا“کہنے کا حکم دیاگیا؛ تاکہ منافقین اور یہودکو اس لفظ سے شرارت کا موقع نہ مل سکے،اور یہی سد ذریعہ ہے۔

سنت رسول ﷺمیں سدالذرائع کے نظائر:

احادیث نبویہ ﷺمیں بھی سد ذرائع کے بے شمار نظائر ملتے ہیں جن میں چند ایک ذکر کیے جاتے ہیں:

❶نبی کریم ﷺ نے اس بات سے منع فرمایا ہے کہ اگرکوئی شخص کسی عورت کے ساتھ منگنی کررہاہو تودوسرااس عورت کوشادی کاپیغام دے، یا اگر کوئی شخص ایک چیز خرید رہا ہواور اس کا بھاؤ تاؤ کررہا ہوتو دوسرا اس چیز کابھاؤ تاؤ شروع کردے،چنانچہ حضرت ابوہریرہ ؓروایت کرتے ہیں:

” وَلَا يَبِيعُ الرَّجُلُ عَلَى بَيْعِ أَخِيهِ، وَلَا يَخْطُبُ عَلَى خِطْبَةِ أَخِيهِ[12] “

”اور نہ بیع کرے کوئی شخص اپنے بھائی کی بیع پر،اور نہ پیغام ِنکاح بھیجے اپنے بھائی کی جائےمنگنی پر “

یہ سب احکام آپﷺ نے اس لیے دئیے تھےتاکہ لوگوں کے درمیان بغض

---

10 القرآن۶: ۱۰۸

11 القرآن۲: ۱۰۴

12 البخاري، محمد بن إسماعيل، صحيح البخاري، كِتَابُ البُيُوعِ ،بَابُ لاَ يَبِيعُ عَلَى بَيْعِ أَخِيهِ ،رقم الحديث ۲۱۴۰

Edit with WPS Office

و عداوت پیدا نہ ہواور اس طرح وہ ایک دوسرے سے دور نہ ہوجائیں ۔

❷نبی کریمﷺ نے ذخیرہ اندوزی سے منع فرمایا ،اس ممانعت کا سبب یہ ہے کہ یہ فعل لوگوں پر ان کی روزی اور روز مرہ کے استعمال کی چیزوں کادائرہ تنگ کرنے کا ذریعہ ہے۔یہ عمل ایک مفسدہ اور خرابی کی طرف لے جاتا ہے۔

❸صالحین کی قبروں پر مسجدیں بنانے سے منع کیا گیا ہے؛کیونکہ یہ بت پرستی کا ذریعہ بن سکتی ہیں ،حالانکہ مسجد بنانااچھی بات ہے؛لیکن سد ذریعہ کے طور پر نبی اکرمﷺ نے فرمایا:

” لَعَنَ اللَّهُ قَوْمًا اتخَذُوا قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ[13]“

”اللّٰہ نے اس قوم پر لعنت کی ہے جس نے اپنے انبیاء کی قبروں کا سجدہ گاہ بنادیا“

اجماع میں سدالذرائع کے نظائر:

اجماع میں بھی سد ذرائع کے نظائر کے پائے جاتے ہیں ،مثلا ً قرآن پاک کا نزول سات قراَتوں پر ہوا تھا؛لیکن جب حضرت عثمان غنی کے زمانے میں ناواقفیت کی بناء پر بعض عجمی حضرات کے مابین اس تعلق میں اختلاف ہونے لگاتو لغت قریش کے مطابق قرآن کے جمع وترتیب پرصحابہ کرام کااتفاق ہواتاکہ آگے چل کرقرآن ذریعۂ اختلاف نہ بن جائے۔یہ اجماع بھی سد ذریعہ کے طور پر تھا۔

سدالذرائع پر مبنی فقہی اصول وقواعداوران کی تطبیقات:

سد الذرائع پر مبنی فقہی اصول و قواعد کو مختلف اہل علم نےاپنی کتب کے اندر ذکر کیا ہے جن میں سے چند مندرجہ ذیل ہیں :

1. ما حرم لسد الذريعة أبيح للمصلحة الراجحة[14]

”سدذریعہ کی وجہ سے جو چیز حرام ہو،وہ کسی راجح مصلحت کی وجہ سےمباح ہوجائے گی“

اس قاعدہ کو مختلف الفاظ میں ذکر کیا گیا ہے:

النهي إذا كان لسد الذريعة أبيح للمصلحة الراجحة.

ما كان منهياً عنه للذريعة فإنه يفعل للمصلحة الراجحة.

ما نهي عنه لسد الذريعة يباح للمصلحة الراجحة.

اس قاعدہ کامطلب یہ ہے کہ شریعت کا مقصد ان تمام ذرائع اور اسباب کو مسدودکرنا ہے جو حرام کا وسیلہ بنیں اگرچہ وہ بذات خود حرام نہ ہوں ؛ لیکن اگر ایسے اسباب میں کوئی ایسی مصلحت ومنفعت ہوجومفسدہ کے مقابلہ میں راجح ہوتو جلبِ مصلحت اور حصول ِ منفعت کی خاطر وہ مباح قرار دی جائے گی ۔

چنانچہ اجنبیہ عورت کو دیکھنا ، اور اس کے ساتھ خلوت اور بغیر محرم کے سفر کرنا حرام ہے؛کیونکہ یہ فساد کا سبب ہیں ؛لیکن اگرکوئی

---

13 النسائي،أحمد بن شعيب،السنن الصغرى للنسائي،، باب اتِّخَاذُ الْقُبُورِ مَسَاجِدَ، رقم الحديث ۲۰۴۶

14 الزحیلی، محمد مصطفى، القواعد الفقهية وتطبيقاتها في المذاهب الأربعة، القاعدة:۲۰۶،دار الفكر ، دمشق،۲۰۰۶ء،۷۸۳/۲

Edit with WPS Office

مصلحت پائی جائے تو یہ حرمت اس راجح مصلحت کی وجہ سے ختم ہوجائے گی۔جیسےڈاکٹر کے لیے علاج معالجہ کی خاطر اجنبیہ کی طرف دیکھنا اورکسی اجنبی مرد کے لیے پیغام ِ نکاح کی خاطر دیکھنایہ مباح ہوگا ۔چنانچہ علامہ ابن تیمیہ ؒ فرماتے ہیں:

” ثُمّ إنّ مَا نُهِيَ عَنْهُ لِسَدِّ الذّرِيعَةِ يُبَاحُ لِلْمَصْلَحَةِ الرّاجِحَةِ كَمَا يُبَاحُ النّظَرُ إلَى الْمَخْطُوبَةِ وَالسّفَرُ بِهَا إذَا خِيفَ ضَيَاعُهَا كَسَفَرِهَا مِنْ دَارِ الْحَرْبِ مِثْلَ سَفَرِ أُمِّ كُلْثُومٍ وَكَسَفَرِ عَائِشَةَ لَمّا تَخَلّفَتْ مَعَ صَفْوَانَ بْنِ الْمُعَطّلِ[15]“

”پھر سد ذریعہ کی وجہ سےجس چیز سےنھی ہووہ راجح مصلحت کی وجہ سے مباح ہوجائے گی،جیسا کہ جس عورت کی طرف پیغامِ نکاح بھیجا جائےاسے دیکھنااور اجنبیہ کے ساتھ سفر کرناجب اس کے ضائع ہونے کا خوف ہومثلا ً دارالحرب سے سفر کرناحضرت ام کلثوم ؓکے سفر کی طرح اور حضرت عائشہؓکے سفر کی طرح جو انہوں نے حضرت صفوان بن معطل ؓ کے ساتھ پیچھےرہ جانے کی وجہ سے کیا تھا “

2. الْمَعْصِيَةُلَا تَكُونُ سَبَبًا لِلنِّعْمَةِ[16]

”گناہ نعمت کے حصول کا سبب نہیں بن سکتا“

اس قاعدہ کو مختلف الفاظ میں ذکر کیا گیا ہے:

الفعل المحرم لا يكون سبباً للحل والإباحة.

لا تثبت النعمة بالفعل المحرم.

المعصية لا تكون سبباً للاستحقاق والحل.

المحرمات لا تكون سبباً محضاً للإكرام والإحسان.

الأصل في المعاصي أنها لا تكون سبباً لنعمة اللّٰه ورحمته.

الرخص لا تناط بالمعاصي[17]

الرخص لا تستباح بالمعاصي

یہ قاعدہ ہر اس فعل کوشامل ہے جومعصیت ہوپس وہ نعمت کا سبب اور وسیلہ نہیں بن سکتا،عام ازیں وہ نعمت رخصت ہویا غیر رخصت؛اس لیے کہ شرعی رخصتیں اور تخفیف معاصی کے سبب مباح نہیں ہونگی ؛کیونکہ معصیت باعث عقاب ہے نہ کہ باعث رحمت ونعمت،چنانچہ علامہ سبکی ؒ فرماتے ہیں :

” لا يجوز للعاصي بالسفر الترخص؛ فلا تقصر الصلاة ولا يفطر[18] “

”معصیت کے ارادےسے سفر کرنے والے کے لیے رخصت حاصل کرناجائز نہیں ،پس وہ نہ نماز قصر کرے گااور نہ روزہ افطار کرے گا“

اسی طرح وہ معاملات جن کوشارع نے حرام کیا ہےجیسے دھوکہ اور ربا،یہ اباحت کا سبب نہیں بنیں گے؛کیونکہ منھی عنہ معصیت ہےاور اباحت نعمت ہے۔اسی قاعدہ کی بناء پر معصیت نعمت کاسبب نہیں ہوگی۔

---

15 ابن تیمیہ، أحمد بن عبد الحليم، مجموع الفتاوی، مجمع الملك فهد لطباعة المصحف الشريف، المدينة النبوية، ۱۹۹۵ء،۱۸۶/۲۳

16 القواعد الفقهية وتطبيقاتها في المذاهب الأربعة، القاعدة:۲۱۴

17 السيوطي،عبد الرحمن بن أبي بكر،الأشباه والنظائر،دار الكتب العلميہ، بيروت ،۱۹۹۰ء،ص۱۳۸

18 السبكي، عبد الوهاب بن تقي الدين ،الأشباه والنظائر، دار الكتب العلميۃ، بيروت ،۱۹۹۱ء،ص۱۳۵/۱

Edit with WPS Office

3. لِلوَسَائِل حُکمُ المَقَاصِدِ[19]

”وسائل کے لیے وہی حکم ہے جو مقاصد کا ہے“

اس قاعدہ کو مختلف الفاظ میں ذکر کیا گیا ہے:

الوسائل لها أحكام المقاصد[20]

كل وسيلة فإن حكمها حكم مقصدها[21]

سدالذرائع کے اصول کے تحت وسائل چاہے جائز ہوں یاناجائز،ان کے حکم کوان کے مقاصد کے تحت لیا جائے گا،یہی وجہ ہے کہ دوسروں کے والدین کوگالی دینے سے منع کیا گیا ہے۔اسی طرح دور فتن میں اسلحہ کی خریدوفروخت پرپابندی لگائی ہے،اسلحہ سے کھیلنے کی ممانعت ہے،اور ایسے ہی اسلحہ کی نمائش سے منع کیا گیا ہے۔محرم کے بغیر عورت کاسفراور مرد کی اجنبی عورت کے ساتھ خلوت ممانعت سدالذرائع کی اہم مثالیں ہیں ۔اور ان سب میں اہم چیزاس اصول کے تحت جوپیش نظر رکھی گئی ہےوہ وسائل کا انجام اور ان کے استعمال کامقصد ہے۔لہٰذا سدذریعہ کے اصول کی وجہ سےجائز ذریعہ بھی ناجائز ہوجائے گا۔

6. مراعاة المقاصد مقدمة على رعاية الوسائل أبدًا[22]

”مقاصد کی رعایت ہمیشہ وسائل پر مقدم ہوگی“

اس قاعدہ سے مراد یہ ہے کہ اگر مقاصد اور وسائل کے مابین تعارض ہوجائےتو مقاصد کی رعایت کرنااور ان کووسائل پر مقدم کرنا واجب ہے؛ کیونکہ مقاصد ہی مطلوب ہواکرتے ہیں جبکہ وسائل ان کے تابع ہوتے ہیں۔ چنانچہ مالکیہ کے ہاں مشہور مسئلہ ہے کہ اگر وقت اتنا تنگ ہوکہ نماز پڑھنے والاپانی کی تلاش میں نکلے تووقت نکل جائے گاتو وہ تیمم کر ےاور نماز پڑھ لے ؛کیونکہ وضو وسیلہ ہے اورنماز مقصد ہے ،مقصد کو مقدم رکھتے ہوئے وضو کوچھوڑ دیاجائے گا۔

4. كُلمَا سَقطَ اعتِبَارُ المَقصَدِ سَقطَ اعتِبَارُ الوَسِيلَةِ فَإنَها تَبَعٌ لَهُ فِي الحُكمِ[23]

”جب بھی مقصد کا اعتبار ختم جائے گاتو وسیلہ کااعتبار بھی نہ رہے گا ؛کیونکہ وسیلہ حکم میں مقصد کے تابع ہے“

اس قاعدہ کو مختلف الفاظ میں ذکر کیا گیا ہے:

سقوط اعتبار المقصود يوجب سقوط اعتبار الوسيلة

كل تصرف قاصر عن تحصيل مقصوده لا يُشرع

اس قاعدہ کا مطلب یہ ہے کہ وسائل حکم میں مقصدکے تابع ہوتے ہیں ؛ لہٰذاجو حکم مقصد کا ہوگا وہی حکم وسیلہ اور اس مقصد تک پہنچنے والے ذریعہ کا ہوگا،چنانچہ جب مقصد کسی سبب مثلا ً فاسد یا باطل ہوجانے کی

إعلام الموقعين عن رب العالمين،۱۰۸/۳ 19

القحْطانيُّ، صالحُ بنُ مُحمّدٍ،مجموعة الفوائد البهية على منظومة القواعد الفقهية،دار الصميعي للنشر والتوزيع،المملكة العربية السعودية،۲۰۰۰ء،ص۷۹ 20

السعيدان، وليد بن راشد، تلقيح الأفهام العلية بشرح القواعد الفقهية،قاعده: ۴۵،بدون طبعه وبدون تاريخ،۱۹/۳ 21

القواعد الفقهية وتطبيقاتها في المذاهب الأربعة، القاعدة:۱۶۵، ۶۸۰/۱ 22

أنوار البروق في أنواء الفروق، ۳۳/۲ 23

Edit with WPS Office

وجہ سےیا منھی عنہ ہونے کی وجہ سےساقط ہوجائے تو وسیلہ جو اس کے لیے مشروع تھا وہ بھی ساقط ہوجائے گا،اب اس کا اعتبار نہیں ہوگا۔

اس قاعدہ کی فقہی تطبیق یہ ہے کہ محرم کا حالت احرام میں نکاح کرناغیر مشروع ہے؛ کیونکہ اس کا مقصد غیر مشروع ہے لہٰذا وسیلہ بھی غیر مشروع ہوگا۔اسی طرح لعان کا مقصد بچے کے نسب کی نفی کرنا ہے ،لہٰذا جس کی اولادہی نہ ہواس کے لیے لعان مشروع نہیں ہوگا ؛کیونکہ مقصد ساقط ہے تووسیلہ بھی ساقط ہوگا۔[24]

5. مَا لَا يَتِمُّ الْوَاجِبُ إِلَّا بِهِ فَهُوَ وَاجِبٌ[25]

"جس چیز کے بغیرواجب پورانہ ہو، وہ بھی واجب ہوگا "

اس قاعدہ کو مختلف الفاظ میں ذکر کیا گیا ہے:

مَا لَا يتم الْمَأْمُورُ إِلَّا بِهِ يكون مَأْمُورًا بِهِ

اس قاعدہ کامطلب یہ ہے کہ واجب عمل جس چیز پر موقوف ہے کہ اس کے بغیر واجب کا وجود ممکن نہیں ،وہ بھی واجب ہے۔

واجب جس چیز پر موقوف ہو ،وہ تین قسم پر ہے:

1. جو مکلف کی قدرت اور اختیار میں نہیں ،جیسے:نمازظہر کے وجوب کے لیے سورج کازوال
2. جو مکلف کی قدرت اور اختیار میں ہو؛لیکن اس کے حصول کا شارع نے حکم نہیں دیا،جیسے:وجوب ِ زکوٰۃ کے لیے نصاب ِزکوٰۃ
3. جومکلف کی قدرت اور اختیارمیں ہواور شارع نے اس کے حصول کاحکم بھی دیا ہے،جیسے:نماز کے لیے طہارت اور سعی الی الجمعہ

پہلی دو قسمیں بالاجماع واجب نہیں ہیں ،صرف تیسری قسم واجب ہے

7. مَنْ اسْتَعْجَلَ الشَّيْءَ قَبْلَ أَوَانِهِ عُوقِبَ بِحِرْمَانِهِ[26]

"جس نے کسی چیز کو اس کے وقت سےپہلے حاصل کرنے کی کوشش کی، اس کو اس سے محرومی کی سزا دی جائے گی"

اس قاعدہ کو مختلف الفاظ میں ذکر کیا گیا ہے:

من استعجل شيئاً قبل أوانه عوقب بحرمانه

من استعجل شيئاً قبل أوانه ولم تكن المصلحة في ثبوته عوقب بحرمانه.

من تعجل الشيء قبل أوانه عوقب بحرمانه[27].

المعاملة بنقيض المقصود الفاسد.

من تعجل حقه، أو ما أبيح له، قبل وقته، على وجه محرم، عوقب

---

24 القواعد الفقهية وتطبيقاتها في المذاهب الأربعة، القاعدة:١٦٤، ٦٧٩/١

25 ابن اللحام، علي بن محمد، القواعد والفوائد الأصولية ومايتبعها من الأحكام الفرعية، المكتبة العصرية،١٩٩٩ء،ص١٣٠

26 لجنة مكونة من عدة علماء وفقهاء في الخلافة العثمانية، مجلة الأحكام العدلية، نور محمد، كارخانہ تجارتِ كتب، آرام باغ ، كراتشي، بدون تاريخ، المَادّة٩٩

27 الزركشي، محمد بن عبد الله،المنثور في القواعد الفقهية،وزارة الأوقاف الكويتية،١٩٩٦ء،٢٠٥/٣

Edit with WPS Office

بحرمانه[28].

المعارضة بنقيض المقصود.

من استعجل ما أخره الشرع يجازى برده.

یہ قاعدہ بطور سد ذرائع سیاست شرعیہ کی ایک صورت ہے۔مراد یہ ہے کہ جو شخص کسی چیز کواس کے وقت سے پہلے حاصل کرنا چاہےیا اس چیز کا فائدہ وقت سے پہلے حاصل کرنے کی کوشش کرے،اسے بطور سزا اس چیز یا فائدہ سے محروم کیا جائے گا، اوراس کے مقصود کے برخلاف فیصلہ کیا جائےگا۔چنانچہ جو شخص جلد میراث حاصل کرنے کی خاطراپنے مورث کوقتل کردےتو وہ وراثت سےمحروم کردیا جاتا ہے۔علامہ ابن نجیم ؒ فرماتے ہیں :

" وَمِنْ فُرُوعِهَا،حِرْمَانُ الْقَاتِلِ مُوَرِّثَهُ مِنْ الْإِرْثِ ،وَمِنْ فُرُوعِهَا لَوْ طَلَّقَهَا ثَلَاثًا بِلَا رِضَاهَا قَاصِدًا حِرْمَانَهَا مِنْ الْإِرْثِ فِي مَرَضِ مَوْتِهِ فَإِنَّهَا تَرِثُهُ[29]"

"اوراس قاعدہ کی فروعات میں سے ہےقاتل کو اپنے مورث کی وراثت سے محروم کرنا،اور اس قاعدہ کی فروع میں سے یہ مسئلہ بھی ہے کہ مرنے و الے نے اپنے مرض موت میں بیوی کووراثت سے محروم کرنے کے لیے تین طلا قیں اس کی رضامندی کے بغیر دے دیں ،تو مطلقہ کومیراث میں سے حصہ ملے گا"

8. كل حيلة تضمنت إسقاط حق أو استحلال محرم فهي محرمة[30]

"ہر وہ حیلہ جوکسی حق کوساقط کرنے یا حرام کوحلال کرنے پرمشتمل ہو،وہ حرام ہے "

اس قاعدہ کو مختلف الفاظ میں ذکر کیا گیا ہے:

كل حيلة يتوصل بها إلى إحقاق باطل أو إبطال حق فهي حرام[31]

حیلہ سے مراد یہ ہےکہ ناپسندیدہ عمل سے پسندیدہ امرکی طرف منتقل ہونے کے لیے تدبیر اختیار کرنا۔ایسا حیلہ کرناجس کا مقصدکسی حرام کوحلال یا کسی حق کاابطال کرنا ہو،وہ حرام ہے۔شریعت مطہرہ نے ایسے تمام راستے مسدود کر دیے ہیں جو خود حرام ہوں یا حرام کا وسیلہ بنتے ہوں ۔ چنانچہ علامہ ابن تیمیہ مثال دیتے ہوئےفرماتے ہیں :

" مِثْلُ أَنْ يَهَبَ لِابْنِهِ هِبَةً يُرِيدُ أَنْ يَرْجِعَ فِيهَا لِئَلَّا تجِبَ عَلَيْهِ الزَّكَاةُ فَإِنَّ وُجُودَ هَذِهِ الْهِبَةِ كَعَدَمِهَا لَيْسَتْ هِبَةً فِي شَيْءٍ مِنْ الْأَحْكَامِ[32] "

"جیسےکوئی شخص زکوٰۃ سے بچنے کے لیے اپنامال اپنے بیٹے کوہبہ کردے اور بعد ازاں واپس لینے کاارادہ ہوتو یہ کسی بھی صورت میں ہبہ نہیں ہے "

---

28 ابن رجب، عبد الرحمن بن أحمد، القواعد لابن رجب، دار الكتب العلمية،بدون تاريخ،ص ٢٣٠

29 ابن نجيم، زين الدين بن إبراهيم، الْأَشْبَاهُ وَالنَّظَائِرُ، دار الكتب العلميِة، بيروت،١٩٩٩ء،ص ١٣٢

30 القواعد الفقهية وتطبيقاتها في المذاهب الأربعة، القاعدة:٢٠٩، ٧٩٢/٢

31 تلقيح الأفهام العلية بشرح القواعد الفقهية ،٥٩/٢

32 ابن تیمیہ، أحمد بن عبد الحليم، الفتاوى الكبرى لابن تیمیہ، دار الكتب العلمية،١٩٨٧ء،١٨٢/٦

Edit with WPS Office

9. مَا حَرُمَ أَخْذُهُ حَرُمَ إِعْطَاؤُهُ[33]

"جس چیز کا لینا حرام ہے،اس کا دینا بھی حرام ہے"
اس قاعدہ کو مختلف الفاظ میں ذکر کیا گیا ہے:
ما حرم على الآخذ أخذه حرم على المعطي إعطاؤه.
مَا حَرُمَ فِعْلُهُ حَرُمَ طَلَبُهُ
مَا حُرِّمَ اسْتِعْمَالُهُ حُرِّمَ اتِّخَاذُهُ
يحرم طلب ما يحرم على المطلوب منه فعله.

یہ تمام قواعد مختلف الالفاظ اور متقارب المعنی ہیں ۔ان میں سے ہر ایک حرام کے سد باب کے لیے ہے،لینے اوردینے کے اعتبار سے ، استعمال کے لحاظ سے،بنانے کے لحاظ سےاور حکم دینے اورمطالبہ کرنےکے لحاظ سے۔ چنانچہ شراب،زنا،قتل یہ سب حرام ہیں تو کسی سے ان کامطالبہ کرنااورکسی کوحکم دینابھی حرام ہے۔[34]

اسی طرح سود لینا حرام ہے تو دینا بھی حرام ہے،اورسونے چاندی کے برتن استعمال کرناحرام ہیں تو ان کا بنانا بھی حرام ہےتاکہ یہ استعمال کاذریعہ نہ بنیں ۔اسی طرح رشوت دیناحرام ہے تولینا بھی حرام ہے۔

<u>عصرِحاضرکے اجتہادی مسائل میں قاعد ۂ ذرائع کی تطبیق:</u>

عصرِ حاضرسائنس اور ٹیکنالوجی کادور ہے۔روزانہ نئے مسائل ابھر کر سامنے آرہے ہیں اور ان مسائل کے ساتھ ساتھ جدید ثقافتی مسائل نئے رخ سے جلوہ گر ہیں ۔ان مسائل کے سلسلہ میں شرعی حکم کااستنباط قاعدۂ ذرائع ہی کے ذریعے ہوگا۔ اگر عصر ِحاضر کے تمدنی مظاہر میں سے کوئی مظہر شریعت اسلامیہ کے معلوم اور متعین مقاصدسے متصادم ہویا کسی مقصد کوحاصل کرنے کی غرض سےجوذرائع اختیار کیے جا رہے ہوں وہ ہمیں مقاصد شریعت سے دور لے جانے والے ہوں تو انہیں رد کردیا جائے گا۔

مقاصد شریعت تو مخصوص ہیں اور ہر قسم کے تغیر وتبدل سے پاک ہیں ؛لیکن ان مقاصد کے حصول میں استعمال ہونے والےذرائع محدود اورمتعین نہیں ہیں ؛بلکہ ان میں وسعت پائی جاتی ہے۔اگر جدید ذرائع مقاصد شریعت کی تکمیل یا تحسین میں ممد ومعاون ثابت ہورہے ہوں توانہیں بلا حیل وحجت قبول کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ حالات وظروف کے تحت ان ذرائع کواختیار کیا جائے گا؛لیکن اس بات کا فیصلہ عام آدمیوں پر نہیں چھوڑاجا سکتا ؛بلکہ یہ فریضہ راسخون فی العلم کے سپرد کرناچاہیےجو مقاصد شریعت کومکمل طور پر سمجھتے ہوں ،پھر ان کے لیے جو جدید ذرائع استعمال کیے جارہے ہیں ان کے حسن وقبح کاانہیں پوراپورا ادراک ہو۔چنانچہ عصرحاضر کے پیش آمدہ مسائل میں بھی سد الذرائع اورفتح الذرائع کے نظائر ملتے ہیں :

❶امر بالمعروف اور نہی عن المنکرمقاصد شریعت میں سے اہم مقاصد

---

33 مجلة الأحكام العدلية، المادة٣٤
34 الغزي، محمد صدقي بن أحمد، الوجيز في إيضاح قواعد الفقة الكلية، مؤسسة الرسالة، بيروت،١٩٩٦ء،ص٨٧

Edit with WPS Office

ہیں۔ایک زمانہ وہ تھاجب لوگ دس بیس آدمیوں کے درمیان خطبہ دیتے اورامر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرتے تھے۔اس وقت لاؤڈ سپیکر،ریڈیو، ٹیلی وژن ،جدید ذرائع ابلاغ اور اخبارات وجرائدنہیں تھے۔عصر ِ حاضر میں مذکورہ بالا ذرائع کا اختیار کرنانہ صرف مباح ہے؛بلکہ بعض حالات میں مندوب اور بعض حالات میں واجب ہے۔

❷دشمنان اسلام کے شر کودفع کرنے کے لیےجہاد فرض ہے جو مقاصد شریعت میں سے ایک اہم مقصد ہے۔ایک زمانے میں تیر کمان اور تلوار سے جہاد کیا جاتاتھا۔آج کل خود کار ہتھیار،ایٹم بم اور ہائیڈروجن بم استعمال ہوتے ہیں ۔ مذکورہ جدیدذرائع کا عدم ِاستعمال باری تعالی کے اس فرمان کی خلاف ورزی ہوگی:

{وَأَعِدُّوا لَهُمْ مَا اسْتَطَعْتُمْ مِنْ قُوَّةٍ وَّمِنْ رِّبَاطِ الْخَيْلِ تُرْهِبُوْنَ بِهٖ عَدُوَّ اللّٰهِ وَعَدُوَّكُمْ[35]}

"اور تیار کرو ان کی لڑائی کے واسطےجو کچھ جمع کرسکوقوت سے اورپلے ہوئے گھوڑوں سےکہ اس سے دھاک پڑے اللّٰہ کے دشمنوں پراور تمہارے دشمنوں پر"

چنانچہ جس دور میں جن جن ذرائع سےعدواللّٰہ اور عدوالمسلمین کومرعوب کیا جاسکتا ہے،انہیں استعمال کرنا واجب ہے۔اور وہ قدیم ذرائع جواب اللّٰہ کے دشمنوں اورمسلمانوں کے دشمنوں پررعب ڈالنے کے کام نہیں آسکتے ،انہیں سدذریعہ کے طور پرترک کرنا ضروری ہوگا۔

❸ انسانی جسم کی چیر پھاڑ ناجائز ہے؛لیکن علاج یا دیگر ضرورتوں کی خاطراس کی اجازت ہے۔طب جدیدمیں موت کی وجوہ اور اس طرح کی دیگرمعاملات کی تفتیش کے لیےمردے کے جسم کا پوسٹ مارٹم کیا جاتا ہےجس کا تعلق تحفظ نفس سے ہے جو مقاصد شریعت میں سے ایک اہم مقصد ہے۔اس مقصد کی تکمیل کی خاطر اس ذریعہ کواختیار کرنا درست ہوگا

-

❹جدید اجتہادی مسائل میں سدذریعہ کی ایک نظیرمانع حمل ادویہ اور آلات کی فراہمی کو محدود کرناہے اور شادی شدہ جوڑوں کے علاوہ دوسروں کواس کی فراہمی پر بطور سد ذریعہ پابندی عائد کرناہے۔معاشرے کو زناسے محفوظ رکھنے کے لیےداخلی پاکیزگی کے ساتھ ساتھ خارجی موانع بھی برقرار رہنے چاہییں ،ورنہ زناپر کنٹرول ناممکن ہوجائے گا؛جبکہ حفاظت نسل مقاصد شریعت میں ایک اہم مقصد ہے جس کی تکمیل کے لیے ضروری ہے کہ اس مانع کو معاشرے میں برقرار رکھا جائے۔

❺دعوتی اور دینی مقاصد کے لیےالیکٹرانک ذرائع ابلاغ اور میڈیاعصر حاضر میں سرد جنگ کا سب سے مؤثر ہتھیار بن چکے ہیں،لہٰذا باطل سے نبرد آزماہونے کے لیےان کااستعمال موجودہ زمانہ میں ناگریز ہوچکاہے۔لہٰذا ضرورت کے تحت ان کا استعمال جائز ہے،بشرطیکہ ان تمام محرمات سے احتراز

---

35 القرآن۸: ۶۰

Edit with WPS Office

کیاجائےجو فی ذاتہ حرام ہیں،مثلاً: اس میں باجہ کا استعمال،عورتوں کے ذریعے پروگرام کو ترتیب دیناوغیرہ۔[36]

عصرِحاضرمیں اصولِ سدذرائع کے ضمن میں آتش بازی ،ہوائی فائرنگ، ہتھیاروں کی نمائش،اسلحہ کی کھلے عام خریدو فروخت اورپٹاخوں پر پابندی لگانابھی شامل ہے؛کیونکہ یہ تمام اشیاء جرائم کے ایسے ذرائع ہیں جس سے نہ صرف شہرکا امن خراب ہوتا ہےبلکہ انسانی جان ومال کوبھی نقصان پہنچتا ہے۔

حاصلِ بحث:

1. مندجہ بالابحث کاحاصل یہ ہے کہ شریعت کااصل مقصدخیر کی طرف بلانا اور برائی سے بچانا ہے۔اس مقصد کے تحت اسلام نہ صرف برائی سے بچنے کاحکم دیتا ہے؛بلکہ ہر اس چھوٹی سے چھوٹی بات سے بھی اجتناب کامطالبہ کرتا ہےجوخود تواگرچہ جائز ہو؛لیکن ایک امرِ ممنوع کی طرف لے جائے۔اسی کانام سد ذرائع رکھاگیا ہے۔شریعت مطہرہ میں اس بات کاخاص اہتمام کیا گیا ہےکہ جرائم ومعاصی کی حرمت کے ساتھ ساتھ ان کے اسباب وذرائع کو بھی حرام قراردیا گیا ہے جوان گناہوں تک پہنچا سکتے ہیں ۔ذرائع واسباب میں مقاصدِ شریعت کاخاص طور پر لحاظ رکھا گیاہے۔ چنانچہ جو وسائل اعلی مقاصد تک پہنچاتے ہوں یا ان کے حصول میں ممد ومعاون ہوں ،وہ مطلوب ہیں ۔ ان ذرائع اور وسائل کواختیار کیا جائے گا۔اگر وسائل کوپیدا کرنے کی ضرورت پیش آئےتوانہیں پیدا بھی کیا جائے گاتاکہ مقاصد کاحصول آسان ہوجائے۔

---

36 قاسمی،مجاہد الاسلام،انٹرنیٹ اور جدیدذرائع ابلاغ ،ادارۃ القرآن والعلوم الاسلامیہ،گلشن اقبال کراچی،۲۰۰۹ء،ص ۶۴

Edit with WPS Office